www.KitaboSunnat.com

حفظ حیا گفتگو اور تحریر

اُمِ عبدِ مُنیب

مشربہ علم و حکمت
ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

حفظِ حیا
گفتگو اور تحریر

اُمِّ عبدِ منیب

0321-4609092
مشربہ علم و حکمت (دار الشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمیع الحقوق محفوظۃ

نام کتاب ——— حفظِ حیا گفتگو اور تحریر
اہتمام ——— محمد عبد منیب
ناشر ——— مشربہ علم وحکمت
قیمت ——— 35:00

ناشر: مشربہ علم وحکمت (دارالشکر)
ندیم ٹاؤن ملتان روڈ لاہور۔ پاکستان 0321-4609092 0300-4270553

ڈسٹری بیوٹر: دارالکتب السّلفیہ
(4 شیش محل روڈ لاہور۔ پاکستان 54000) Ph:092-042-7237184

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست

حفظِ حیا اور گفتگو	5
اسلوب قرآنی اور حیا	6
رسول ﷺ کی گفتگو میں حیا	9
صحابہ کرام کی گفتگو میں حیا	12
گفتگو میں حیا کن کن مواقع پر	15
گفتگو میں مخصوص بیماریوں کا تذکرہ	17
گالی سے بچنا	18
عیب جوئی، غیبت، استہزا اور چغلی سے پرہیز	24
بے حیا لوگوں کا تذکرہ	26
گفتگو میں نامحرم کا بے جا تذکرہ	26
نامحرم کے سامنے شیریں بیانی	30
فحش مذاق کرنا	32
فحش لطیفے	32
☆ حفظِ حیا اور تحریر	33
تحریر میں حفظِ حیا کیوں............؟	35

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے حیائی کی اشاعت	37
ادب میں بگاڑ کے عوامل	39
شاعری اور حفظِ حیا	41
ربِّ کریم کی عائد کردہ سنسر شپ	53
استثنائی صورتیں	56
تعلیمی ضرورت	56
علاج کی غرض سے	57
عدالتی کارروائی میں	58

☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

حفظِ حیاء اور گفتگو

انسان کے دل میں ہر وقت مختلف قسم کے خیالات و جذبات ابھرتے اور ڈوبتے رہتے ہیں۔ یہی جذبات وخیالات جب کسی کام کا تانا بانا بنتے ہیں تو وہ نیت کی شکل اختیار کر لیتے ہیں اور جب نیت اپنے اعضاء وجوارح کو عملی جامہ پہنانے پر پوری طرح چوکس کر دیتی ہے تو یہ عزم کہلاتا ہے۔

زبان انسانی اعضاء و جوارح میں خاص اہمیت کا حامل عضو ہے۔ یہی وہ عضو ہے جو انسانی جذبات کو الفاظ کی شکل دے کر اندر سے باہر نکلتا ہے۔ اگر انسان کے دل میں خیالات وجذبات، ایمان اور عملِ صالح کے تحت اپنا تانا بانا بنتے اور باہر نکل کر کچھ کرنے کے لیے مچلتے ہیں تو انسان کی زبان سے خیر بھرے الفاظ کا اخراج ہوتا ہے لیکن جب انسان کے دل میں فحش، قبیح اور گناہ آلود جذبات وخیالات ابھر رہے ہوتے ہیں تو زبان سے بھی گندے اور گناہ پر مبنی الفاظ نکلتے ہیں۔

زبان وہ عنصر ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من توكل لي مابين رجليه و ما بين لحييه توكلت له بالجنة.

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''جو شخص مجھے ان دو چیزوں کی حفاظت کی ضمانت دے جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان (شرم گاہ) اور دو داڑھوں کے درمیان (زبان) ہے۔ میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔'' [بخاری، کتاب المجاهدين، باب فضل من ترك فواحش، رقم: ٦٨٠٧]

دراصل حیا جیسے ایمان کے ہم جلیس جذبے کی حفاظت کے مؤثر ذرائع میں سے زبان کی حفاظت ایک اہم ذریعہ ہے۔ زبان کی تمام شائستگی اور شستگی کا راز ہی اس بات میں ہے کہ انسان حیا کے منافی الفاظ کو اپنی زبان سے ادا کرنے کی کبھی غلطی نہ کرے۔

انسان اپنی زبان سے جتنے بھی الفاظ نکالتا ہے، اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ فرشتے اسے لکھ لیتے ہیں۔

﴿مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ إِلَّا لَدَيْهِ رَقِيبٌ عَتِيدٌ﴾

''کوئی بات اس کی زبان پر نہیں آتی مگر ایک نگہبان اس پر تیار رہتا ہے۔''

[ق: ١٨]

اسلوبِ قرآنی اور حیا:

قرآن حکیم میں اللہ تعالیٰ نے ایسے تمام امور جن کا تعلق حیا والے امور سے ہے ان کا کمال احتیاط اور جامع کنائے کے ساتھ ذکر کیا ہے اور کہیں کوئی ایسا لفظ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال نہیں کیا جو واضح طور پر برہنگی کے زمرے میں آتا ہو۔ مثلاً

﴿وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ ۭ قُلْ هُوَ اَذًى ۙ فَاعْتَزِلُوا النِّسَآءَ فِي الْمَحِيْضِ ۙ وَ لَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ ۚ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللّٰهُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَ يُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ﴾

''اور لوگ آپ ﷺ سے حیض کا حکم پوچھتے ہیں۔ آپ ﷺ فرما دیجیے کہ وہ ایک گندی چیز ہے۔ سو حیض میں تم عورتوں سے علیحدہ رہا کرو اور ان سے قربت مت کیا کرو جب تک کہ وہ پاک نہ ہو جائیں، پھر جب وہ اچھی طرح پاک ہو جائیں تو ان کے پاس آجاؤ جس جگہ سے تم کو اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے۔'' [البقرہ: ۲۲۲]

﴿نِسَآؤُكُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ ۠ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰى شِئْتُمْ ۡ وَ قَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ ۭ وَ اتَّقُوا اللّٰهَ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ ۭ وَ بَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾

''تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں تو اپنی کھیتی میں جس طرح چاہو جاؤ اور اپنے لیے (نیک عمل) آگے بھیجو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان رکھو کہ تمہیں اس کے روبرو حاضر ہونا ہے اور ایمان والوں کو بشارت دے دیجیے۔'' [البقرہ: ۲۲۳]

﴿وَ كَيْفَ تَاْخُذُوْنَهٗ وَ قَدْ اَفْضٰى بَعْضُكُمْ اِلٰى بَعْضٍ وَّ اَخَذْنَ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مِنْكُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا﴾

"اور تم اس کو کیسے لیتے ہو حالانکہ تم باہم ایک دوسرے سے بے حجابانہ مل چکے ہو۔" [النساء: ۲۱]

﴿وَ إِنْ كُنْتُمْ مَّرْضٰى أَوْ عَلٰى سَفَرٍ أَوْ جَآءَ أَحَدٌ مِّنْكُمْ مِّنَ الْغَآئِطِ أَوْ لٰمَسْتُمُ النِّسَآءَ فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَ أَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ﴾ [المائدہ: ٦]

"اگر تم بیمار ہو یا حالتِ سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی قضائے حاجت کر کے آیا ہو یا تم نے بیبیوں کو چھوا ہو، پھر اگر تم کو پانی نہ ملے تو تم پاک زمین پر ہاتھ مار کر تیمم کر لیا کرو۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی گفتگو میں حیا

مصدرِ حکمت، جوامع الکلم، رسول اللہ ﷺ کا اپنا اندازِ بیان اس قدر شائستہ اور مہذب الفاظ سے مزین ہوتا تھا کہ اس کی مثال دنیا کی کسی زبان میں نہیں پائی جاتی۔

آپ کی صفت حیاء کے بارے میں صحابہ کرام بیان کرتے ہیں کہ:

كان اشد حياءً من العذراء في خدرها فاذا رأى شيئًا يكرهه عرفناه في وجهه۔

"آپ ﷺ کنواری پردہ دار لڑکی سے بھی زیادہ حیادار تھے۔ آپ ﷺ کو اگر کوئی کام ناگوار گزرتا تو حیا کے باعث اس کا نام نہ لیتے بلکہ آپ ﷺ کے چہرے سے ہمیں پتہ چل جاتا کہ آپ ﷺ کو فلاں کام ناگوار گزرا ہے۔"

[صحیح بخاری، کتاب المناقب، باب صفة النبی ﷺ، صحیح مسلم، کتاب الفضائل، باب کثرة حیاته ح:٢٣٢٥]

گویا ناگوار امور کو دیکھ کر بھی آپ ﷺ حیا کی وجہ سے متعلقہ شخص کو نام لے کر ڈانٹ ڈپٹ نہیں کرتے تھے بلکہ صرف چہرے کی حالت سے پتا چل جاتا تھا کہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں کی بات یا فلاں کی حرکت آپ ﷺ کی طبع کو نا گوار گزری ہے۔

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

لم یکن النبی ﷺ سبابا ولا فحاشا ولا لعانا کان یقول لاحدنا عند المعتبه ماله ترب جبینه۔

''رسول اللہ ﷺ نہ فحش الفاظ بولتے ، نہ لعنت بھیجتے ، نہ ہی گالی دیتے ، کسی پر غصہ آتا تو فرماتے ! اسے کیا ہو گیا ہے؟ اس کی پیشانی خاک آلود ہو۔''

[صحیح بخاری، کتاب الادب، رقم: ۹۷۰]

رسول اللہ ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا:

اذا دعا الرجل لحاجته فلتاته و ان کانت علی التنور۔

''مرد جب اپنی بیوی کو اپنی ضرورت کے لیے بلائے تو فوراً اس کے لیے حاضر ہو جائے گو وہ تنور پر بیٹھی (روٹی پکا رہی) ہو۔'' [سنن ترمذی، کتاب الرضاع، باب ماجاء فی حق الزوج علی المرأة: ۱۱۶۰ –ابن حبان: ٤١٦٥ –نسائی فی سنن الکبریٰ، ۹۹۷۱ – ابن حبان اور البانی نے اسے صحیح کیا ھے بحوالہ اسلام کا نظام عنت و عصمت]

اس ارشاد مبارک میں رسول اللہ ﷺ نے لفظ حاجت بول کر کنایہ کیا ہے۔ اسی بات کو ایک اور ارشاد میں یوں فرمایا:

اذا دعا الرجل امرأته الی فراشه فابت ان تجئی الملائکة حتی تصبح۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''شوہر جب اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور وہ آنے سے انکار کر دے تو فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں۔'' [بخاری، کتاب النکاح، باب صوم المراۃ باذن زوجھا تطوعا: ۵۱۹۲]

زبان اور شرم گاہ کی حفاظت کے بارے میں آپ ﷺ نے فرمایا:

من توکل لی مابین رجلیه و ما بین لحییه توکلت له بالجنة۔

''جو شخص مجھے ان دو چیزوں کی حفاظت کی ضمانت دے جو اس کی دو ٹانگوں کے درمیان (شرم گاہ) اور دو داڑھوں کے درمیان (زبان) ہے۔ میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔''

[بخاری، کتاب المجاهدین باب فضل من ترك فواحش، رقم: ۶۸۰۷]

اس حدیث میں بھی آپ ﷺ نے کنائے کے الفاظ سے اپنا مطلب ادا کیا ہے اور ایسا لفظ ادا نہیں کیا جو برہنگی کا احساس پیدا کرے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا یحل امرأۃ ان تصوم وزوجها شاهد الا باذنه۔

[بخاری، مسلم، مختصر ترغیب و ترهیب]

''عورت کے لیے یہ حلال نہیں کہ اس کا شوہر موجود ہو اور وہ اس کی اجازت کے بغیر نفلی روزہ رکھے''۔

اس حدیث میں بھی آپ ﷺ نے اصل بات کہنے کے لیے کنائے سے کام لیا۔ مراد یہ ہے کہ ہو سکتا ہے شوہر نے اس سے اپنی حاجت پوری کرنا ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گفتگو میں حفظِ حیا

صحابہ کرام کی تربیت رسول اللہ ﷺ کے زیر سایہ ہوئی تھی اسی لیے یہ سب بھی اپنی زبان کو ننگے الفاظ سے ہر ممکن بچانے ہی کی کوشش کرتے تھے۔ جن کا بہت سے واقعات سے پتا چلتا ہے۔ مثلاً

انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا "اگر عورت خواب میں وہ دیکھے جو مرد دیکھتا ہے۔؟ آپ ﷺ نے فرمایا:

اذا کان منها مایکون من الرجل فلتغتسل۔

"اگر اس میں سے وہی چیز نکلے جو مرد سے نکلتی ہے تو غسل کرے۔" [مسلم، کتاب الطهارة، باب وجوه الغسل على المرأة بخروج المنى منها، ح: ٦١٩]

ایک بار علی رضی اللہ عنہ کو ایک مسئلہ پیش تھا، وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھنے میں شرم محسوس کی کیونکہ آپ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی۔ میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا تو انہوں نے مجھے مسئلہ پوچھ کر بتایا۔

[دیکھئے مسلم، كتاب الطهارة، باب المذى، رقم الحديث: ٦٠٣]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن مسلمانوں کی آبیاری قرآن وسنت سے ہوئی ہو، انہیں حیا کے اسلوب اور آداب خود بخود آ جاتے ہیں۔ چنانچہ خیر القرون ہو یا بعد کا زمانہ یا آج کا، جذبہ حیا کی حفاظت کرنے والے افراد ہمیشہ موجود رہے ہیں۔

ایک بار عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں (ان کے عہدِ خلافت میں) ایک عورت حاضر ہوئی، اس نے عرض کیا، میرا خاوند تمام رات نماز پڑھتا ہے، اور سارا دن روزہ رکھتا ہے۔ واللہ میں یہ ناپسند کرتی ہوں کہ اس کی شکایت کروں کیونکہ وہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہی کے لیے یہ عمل کرتا ہے۔ کعب بن سور اس وقت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا! میں نے ایسی سخت شکایت اور ایسا خوبصورت احتجاج اس سے پہلے کبھی نہیں سنا۔ اس پر عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ وہ عورت کیا کہتی تھی۔ کعب نے بتایا کہ اس کا کہنا یہ ہے کہ اسے اس کے شوہر سے حصہ نہیں ملتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ جب تم اس کی بات سمجھے ہو تو فیصلہ بھی تم ہی کرو۔ اس پر کعب نے کہا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے مردوں کے لیے دو، تین اور چار بیویاں حلال کی ہیں۔ اس کی بیوی کے لیے چار دنوں میں سے ایک دن ہے جس میں شوہر روزہ نہ رکھے اور اس دن بیوی کے پاس رہے اور چار راتوں میں سے ایک رات اس کی بیوی کی ہے جو اس کے پاس گزارے۔ [مصنف عبد الرزاق: ۷/۱۵۰ – المغني: ۲/۲۹ بحواله فقه عمر، عنوان نكاح ص ٦٦٣]

اس عورت کی فصاحت و بلاغت پر غور کیجئے کہ اس نے کسی لمبی چوڑی تمہید و

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل کے بغیر صرف ایک جملے میں اپنا پورا مسئلہ بیان کر دیا۔

علی بن جہم نے ایک لونڈی خریدی اور کہا میں سمجھتا ہوں کہ تو کنواری ہے؟

لونڈی نے کہا: ''میرے آقا (یعنی واثق باللہ خلیفہ) کے زمانے میں کافی فتوحات ہو چکی ہیں۔'' لونڈی کی مراد یہ تھی کہ میں اس دور میں مالِ غنیمت میں کسی اور شخص کے حصے میں آئی تھی لہٰذا اب کنواری نہیں ہوں۔ [تحفة العروس: ص ١٣٧]

گویا لونڈیوں کو بھی اتنا ادب، تہذیب اور حیا کا پاس تھا کہ وہ ڈھکے چھپے اور مختصر الفاظ میں مخفی امور سے متعلق باتوں کو بیان کرتی تھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گفتگو میں حیا کن کن مواقع پر؟

گفتگو میں حیا کا خیال رکھنا ہر وقت اور ہر موقع پر ضروری ہے اور کوشش کرنا چاہیے کہ کسی ننگے اور بے حیا قسم کے الفاظ کے بغیر ہی اپنا مفہوم دوسرے پر واضح کر دیں اگر واضح کرنا پڑے تو...... ورنہ جہاں ضرورت نہ ہو وہاں ایسی الفاظ یا تفصیل کا ذکر حذف کرنا ہی شیوہ مومنین ہے۔ زیر نظر سطور میں بعض مواقع کا بھی ذکر کیا جاتا ہے جہاں حیا کا پاس رکھنا ضروری ہے۔

ازدواجی تعلقات یا نکاح سے متعلقہ امور:

عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر کسی لڑکی کا نکاح اس کے گھر والے کر دیں تو کیا اس سے اجازت لینا چاہیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نعم تستامر" ہاں اس سے اجازت لینا چاہیے۔" ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: "فانها تستحی" وہ تو شرماتی ہے۔" (یعنی شرم کے باعث کھل کر اپنے نکاح کے بارے بات نہیں کر سکتی۔) آپ ﷺ نے فرمایا:

"فذالك اذنها اذا هي سكتت"۔

"اس وقت اس کا چپ رہنا ہی اجازت ہے۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

[مسلم، کتاب النکاح، باب استیذان الثیب فی النکاح بالنطق والبکر بالسکوت]

اس حدیث سے یہ پتا چلتا ہے کہ نکاح سے متعلق امور میں تفصیلاً بات کرنے کی بجائے جہاں اختصار کام آ سکتا ہو وہاں اختصار اختیار کیا جائے گا اور جہاں خاموشی کام دے وہاں خاموشی اختیار کی جائے گی، صرف ان امور میں بات کی جائے جہاں بات کرنا ناگزیر ہو۔

امام ابنِ جوزی رحمۃ اللہ علیہ نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

''مومن نہ طعنہ دیتا ہے، نہ لعنت کرتا ہے، نہ فحش گوئی کرتا ہے، نہ بے حیائی کرتا ہے۔''

اس کے بعد وہ لکھتے ہیں: معلوم ہونا چاہیے کہ فحش اور بے حیائی یہ ہے کہ قبیح امور کو صاف لفظوں میں بیان کیا جائے اور ان میں سے اکثر جماع وغیرہ سے متعلق باتیں ہوتی ہیں۔ نیک لوگ ایسی باتوں سے بچتے ہیں اور کنایہ وغیرہ سے کام لیتے ہیں۔'' [منهاج القاصدين، ص ٣٦٧]

گزشتہ سطور میں قرآنی اسلوب، رسول اللہ ﷺ کا ایسے امور سے متعلقہ گفتگو میں طریقہ اور صحابہ کرام کا اندازِ گفتگو گزر چکا ہے۔ مزید تفصیل حفظ حیا اور ازدواجی تعلقات والے حصے میں آئے گی۔

بچے کی ولادت کا تذکرہ:

بات کرتے ہوئے ہم لاشعوری طور پر ایسے الفاظ بول جاتے ہیں یا ایسی بات

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف رخ لے جاتے ہیں کہ اگر اس کا ذکر نہ بھی چھیڑا جاتا تو ہماری بات مکمل ہوتی۔ انہی میں سے ایک موضوع بچے کی ولادت ہے۔ یہ زندگی میں عموماً پیش آنے والا واقعہ ہے جس کی خبر سادہ انداز میں صرف دو یا ایک جملے میں مکمل ہو سکتی ہے۔ مثلاً اللہ نے فلاں کو بیٹا یا بیٹی دی ہے، زچہ بچہ خیریت سے ہیں۔ لیکن دورِ حاضر میں بلا جھجک ولادت کی تفصیلات بتائی جاتی ہیں۔ کہاں پیدا ہوا؟ کیسے پیدا ہوا؟ غرض پورے نو مہینے کے سفر کی داستان سنائی جاتی ہے۔ غور کیا جائے تو یہ ساری گفتگو لایعنی ہے۔ نیز اس واقعے کی تفصیلات میں جانا زبان کی جھجک کو ختم کر دیتا ہے۔ حیا جیسی ایمان افروز صفت ختم ہو جاتی ہے۔ ذہن خواہ مخواہ تولیدی مراحل میں اٹک جاتا ہے۔

گفتگو میں مخصوص بیماریوں کا تذکرہ:

مخصوص بیماریوں یا مخصوص ایام کا بغیر اشد ضرورت کے ذکر کرنا بھی حیا کے منافی ہے۔ اس سے معاشرے میں ہیجانی فضا پیدا ہوتی ہے۔ دورِ حاضر میں اس کا اہتمام بہت کم رہ گیا ہے۔ ان سب کے بارے سرِ عام گفتگویں کی جاتی ہے جیسے لباس، کھانے یا پیٹ درد اور شوگر وغیرہ بیماریوں کا تذکرہ۔ نتیجہ یہ کہ بچہ بچہ ان بیماریوں سے واقف ہو چکا ہے۔ رہی سہی کسر حکیم اور ڈاکٹر حضرات نے پوری کر دی ہے۔ اشتہارات ان بیماریوں کی تفصیلات بتانے سے قطعاً نہیں جھجکتے۔ جب کہ اسلام یہ تہذیب سکھاتا ہے کہ ایسی بیماریوں میں حیا کا خصوصی خیال رکھا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے۔

علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے ایک مسئلہ لاحق تھا جسے میں رسول اللہ ﷺ سے پوچھنا چاہتا تھا لیکن حیا آڑے آتی تھی کیونکہ آپ ﷺ کی بیٹی میرے نکاح میں تھی۔ آخر کار میں نے مقداد رضی اللہ عنہ کے ذریعے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کروایا۔

[مسلم،ب الطهارة، باب المذي رقم الحديث:٣٠٦]

موجودہ بے باکی کے در آنے سے پہلے مخصوص بیماریوں کے بارے خواتین ڈاکٹر کو براہِ راست بتانے کی بجائے یا تو کیفیت لکھ کر دے دیتیں یا ڈاکٹر اور حکیم کی بیوی کو بتاتیں اور وہ ڈاکٹر یا حکیم سے بات کیا کرتی تھیں۔

گالی سے بچنا:

جذبہ حیا کی حفاظت کا ایک ذریعہ گالی سے بچنا ہے۔ گالی کوئی بھی ہو اور کسی بھی موقع پر ہو وہ حیا کی دشمن ہے۔ گالی آتی ہی اس زبان پر ہے جس میں حیاء وشرم نہ ہو۔ گالیاں مذہبی، طنزیہ، مزاحیہ، غصہ ورانہ اور کینہ ورانہ بھی ہوتی ہیں۔ گالی کو ان تمام اقسام سے اپنی زبان کو بچانا اس لیے بھی ضروری ہے کہ گالی دینا منافق کی علامت ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اربع من كن فيه منافقا كان خالصا ومن كانت فيه خلة منهن كان فيه خلةٌ من نفاق حتى يدعها، اذا حدث كذب واذا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاھد غدر واذا وعد خلف و اذاخاصم فجر۔

''جس شخص میں یہ چار باتیں ہوں گی وہ حقیقی منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں کوئی ایک خصلت ہوگی تو جب تک وہ اسے چھوڑ نہ دے اس میں منافقت کی ایک خصلت ہوگی ، ایک تو یہ کہ جب بات کرے تو جھوٹ بولے ، جب وعدہ کرے اسے پورا نہ کرے ، کسی سے جھگڑا کرے تو بیہودہ بکواس اور فحش گوئی کرے۔[مسلم کتاب الایمان ، باب خصال المنافق]

معلوم ہوا کہ گالی دینے سے منافقت کی علامات پیدا ہوتی ہیں۔ گویا حیا اٹھتی ہے تو ساتھ ہی ایمان بھی اٹھنے کی تیاری کر لیتا ہے۔

یوں تو گالی کوئی بھی ہو گالی ہے لیکن جن گالیوں کا مفہوم یا الفاظ بھی فحش ہوں وہ بدترین ہیں۔ ایسی گالیاں بکنا کسی انسان کا کام ہے ہی نہیں۔ ایسا شخص شیطان ہے جو بات بات پر گندی گالیوں پر آ جاتا ہے۔

بعض لوگ مذاق میں اور لاڈ پیار میں بھی گالی دیتے ہیں حالانکہ گالی پیار میں دی جائے یا غصے کی حالت میں بہر حال گالی ہے۔ گالیوں سے سننے والوں کی طبیعت مکدّر ہوتی ہے اور ذہن ان بری اور فحش حرکتوں کی طرف چلا جاتا ہے جن کو اس گالی میں استعمال کیا جاتا ہے ، یہاں تک کہ گالی سن کر فرشتے بھی اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابنِ عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ دو شخص لڑ پڑے۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کو گالی دی تو دوسرا (جسے گالی دی گئی) چپ رہا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر یوں ہوا کہ پہلے نے جب گالی دی تو بالآخر دوسرے نے بھی جواب دیا۔ دوسرے کے منہ سے گالی سن کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھ کھڑے ہوئے۔ لوگوں نے عرض کیا: ''آپ کیوں اُٹھ گئے۔'' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''فرشتے اٹھ گئے تو میں بھی ساتھ اٹھ گیا۔'' جب تک یہ دوسرا (پہلے والے کی گالی کے جواب میں) چپ تھا تو فرشتے اس کی طرف سے جواب دے رہے تھے لیکن جب دوسرے نے بھی جواب دینا شروع کر دیا تو فرشتے اٹھ کر چلے گئے۔ [باب السباب، الادب المفرد للبخاری، سنن ابی داود، کتاب الادب، باب فی الانتصار]

گالیوں ہی کی ایک قسم کسی کو موت، ہلاکت یا نقصان کی دعا دینا ہے۔ اس قسم کی دعا دینا کسی کے ساتھ دشمنی کی علامت ہوتا ہے۔ ایک مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو ایسی بددعا دے ہی نہیں سکتا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

المسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده۔

''مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ رہیں۔''

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

سباب المسلم فسوق وقتاله كفر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مسلمان کو گالی دینا گناہ اور مسلمان سے لڑنا کفر ہے۔''

[بخاری، کتاب الادب، باب ما ینھی من السباب واللعن]

ان احادیث کی موجودگی میں بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مسلمان مسلمان کو گالی دے کر گناہ کا بوجھ بھی اٹھائے اور اپنے جذبہِ حیا کو بھی زخمی کرے۔

ایک بار رسول اللہ ﷺ کے دروازے پر یہودی آئے اور کہا: "السام علیکم" (تم پر موت ہو)۔ عائشہ رضی اللہ عنہا نے سن کر فرمایا: "علیکم ولعنکم اللّٰہ وغضب اللہ علیکم" (تم پر موت ہو، اللہ تم پر لعنت کرے اور اللہ کا غضب تم پر اترے۔'' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مھلاً یا عائشہ علیك بالرفق وإیاك والعُنف والفحش" (اے عائشہ! ٹھہرو، نرمی اور ملائمت اختیار کرو اور سختی اور بدزبانی سے پرہیز کرو۔'') عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا: کیا آپ ﷺ نے ان مردودوں کی بات نہیں سنی۔'' آپ ﷺ نے فرمایا: "اولم تسمعی ما قلت، رددت علیھم فیستجاب لی فیھم ولا یستجاب لھم فی" کیا تو نے میرا جواب نہیں سنا، انہوں نے جو میرے لیے کہا تھا میں نے وہی ان پر پھیر دیا اور میری بددعا ان کے اوپر اثر کرے گی اور ان کی بددعا میرے حق میں قبول نہیں ہوگی۔[مسلم، کتاب الادب، باب لم یکن النبی فاحشاً ولا متفحشاً]

رسول اللہ کے اس طرزِ عمل سے یہ پتا چلتا ہے کہ اگر کوئی دشمنِ الٰہی اور دشمنِ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول ﷺ بددعا دے بھی تو اس کو مختصراً اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے علیکم (تم پر بھی) یا اسی سے ملتا جلتا لفظ۔ اپنی زبان کو برے الفاظ یا بری دعا سے خراب نہ کرنا ہی شیوۂ رسالت ہے۔

افسوس تو یہ ہے کہ دورِ حاضر میں اکثر پڑھے لکھے اور مہذب لوگ بھی گالی دینے سے نہیں کتراتے۔ بعض لوگوں میں زبان کے حوالے سے اس قدر بے احتیاطی پائی جاتی ہے کہ وہ بعض ایسے الفاظ کو جو کھلم کھلا گالی ہیں، گالی سمجھتے ہی نہیں۔ غالباً کثرتِ استعمال کی وجہ سے ان کا یہ احساس ہی ختم ہو چکا ہے کہ یہ گالی ہے۔

بعض لوگ کسی دوسرے کے مذہب یا مسلک کو بھی گالی دیتے یا اسے تضحیک کا نشانہ بناتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تو کفار کے بتوں کو بھی گالی دینے سے منع کیا ہے ارشاد فرمایا:

﴿ وَ لَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا ۢبِغَيْرِ عِلْمٍ ؕ كَذٰلِكَ زَيَّنَّا لِكُلِّ اُمَّةٍ عَمَلَهُمْ ۪ ثُمَّ اِلٰى رَبِّهِمْ مَّرْجِعُهُمْ فَيُنَبِّئُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ﴾

''اور نہ برا بھلا کہو ان لوگوں کو جو اللہ کے علاوہ (معبودوں) کو پکارتے ہیں ورنہ وہ اللہ تعالیٰ کو اپنی دشمنی میں آکر بے سمجھی سے برا بھلا کہیں گے۔''

کسی کے مذہب یا مسلک سے اختلاف ہونا اور بات ہے اور اس کا استخفاف،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استحقار یا استہزا کرنا فحش اور گناہ ہے۔ اسلام ہر مذہب کا احترام کرنا سکھاتا ہے البتہ جو غیر مسلم حربی ہوں یعنی مسلمانوں سے جنگ کر رہے ہوں یا ان کے خلاف سازش اور جنگ میں شریک ہوں ان پر اتنی زیادتی کرنے کی اجازت ہے جتنی زیادتی انہوں نے مسلمانوں پر کی ہے۔

گالیاں صرف بدتہذیبی، بداخلاقی یا منافقت کی ہی علامت نہیں بلکہ جس شخص کو گالی دی جارہی ہے بعض گالیاں اس پر تہمت کے مترادف ہوتی ہیں اور اس تہمت پر آخرت میں پرسش بھی ہوگی۔

''ایک عورت نے اپنی لونڈی کو زانیہ کہا۔ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما کو پتا چلا تو آپ نے اس عورت سے پوچھا! کیا تو نے اسے زنا کرتے دیکھا ہے؟'' عورت نے نفی میں جواب دیا۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا: ''قسم اس ذات کی جس کی قبضہ میں میری جان ہے، تمہیں قیامت کے دن اس کے بدلے میں دس کوڑے لگیں گے۔''

[فقه عبد الله بن عمر، عنوان: احصان ص ١٠٦]

اسی طرح کا ایک واقعہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے سامنے پیش آیا۔ جس شخص نے لونڈی کو زانیہ کہا تھا، اس نے آخرت میں حد لگنے کے بارے سن کر کہا: ''ایسی کیا بات ہے؟ لونڈی کو زانیہ کہہ دینے سے حدِ قذف کیسے عائد ہوسکتی ہے؟'' عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے جواب دیا ''اللہ تعالیٰ فحش کلامی کرنے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں اور فحاشی کی تلاش کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔"

[الادب المفرد، باب العیاب: ۱۵۲]

ڈانٹ ڈپٹ کرتے ہوئے والدین یا اساتذہ بچوں کو گالیاں دیتے ہیں۔ حالانکہ بچوں کی تربیت کے حوالے سے یہ بہت بڑا جرم ہے کیونکہ بچہ بڑوں کی نقل کرتا ہے۔ یہ ایک ایسا فحش ہے جس کی سرے سے ضرورت ہی نہیں۔ بچے کے ساتھ بدزبانی کرنے کی بجائے اسے پیار، محبت اور مہذب الفاظ کے ساتھ سمجھانا چاہیے تاکہ وہ بھی اسی انداز کا عادی بنے۔

بعض الفاظ زبان زد عام ہیں اور انہیں گالی نہیں سمجھا جاتا مثلاً کمینہ، ذلیل، بدمعاش، گشتی وغیرہ، ان کی اصل حقیقت جاننے کا سب سے زیادہ قابلِ فہم طریقہ یہ ہے کہ یہی الفاظ جب بچے بڑوں کے لیے بولیں یا کوئی دوسرا خود میرے لیے بولے تو مجھے کیا محسوس ہوگا، جو میرا احساس ہے وہی ان لفظوں میں موجود شر یا گالی نما ہونے کا ثبوت ہے۔

عیب جوئی، غیبت، استہزا اور بخل سے پرہیز:

گفتگو میں حیا کے تحفظ کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ انسان کسی دوسرے کی عیب جوئی سے پرہیز کرے۔ کیونکہ عیب جوئی گناہ کبیرہ ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے کہا: صفیہ ام المومنین رضی اللہ عنہا (اگرچہ شکل میں اچھی ہے مگر)

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس میں اتنا عیب ہی کافی ہے کہ اس کا قد چھوٹا ہے۔'' آپ ﷺ نے فرمایا:

''تو نے ایک ایسا کلمہ کہہ دیا ہے کہ سمندر میں ملا دیا جائے تو اس پر غالب آ جائے۔

[جامع ترمذی، سنن ابی داود، مشکوٰۃ باب حفظ اللسان والغیبۃ]

گویا کسی شخص میں موجود عیب کا ذکر حقارت کے ساتھ کرنا اور وہ بھی اس معمولی انداز سے بہت بڑا گناہ ہے۔ دوسروں کے عیب وہی شخص تلاش کرتا یا بیان کرتا ہے جو خود کو دوسروں سے بہتر اور برتر سمجھنے کے روگ میں مبتلا ہوتا ہے۔ اس روگ ہی کے اور کئی مظاہر ہیں مثلاً نقل اتارنا، مذاق اڑانا، غیبت کرنا وغیرہ اور یہ سب حیا اور ایمان کو نقصان پہنچانے کا باعث بنتے ہیں۔ رب کریم نے ارشاد فرمایا:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّن قَوْمٍ عَسَىٰ أَن يَكُونُوا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّن نِّسَاءٍ عَسَىٰ أَن يَكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۖ وَلَا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ ۖ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الْإِيمَانِ ۚ وَمَن لَّمْ يَتُبْ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ﴾ [الحجرات]

''مومنو! کوئی قوم کسی قوم سے تمسخر نہ کرے، ممکن ہے کہ وہ لوگ ان سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے (تمسخر کریں) ممکن ہے کہ وہ ان سے اچھی ہوں اور اپنے (مومن بھائی) کو عیب نہ لگاؤ اور نہ ایک دوسرے کا برا نام رکھو۔ ایمان لانے کے بعد برا نام (رکھنا) گناہ ہے اور جو توبہ نہ کریں وہ ظالم ہیں۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے حیاء لوگوں کا تذکرہ:

گفتگو میں حیا کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ جو لوگ بے حیائی کی علامت بن چکے ہیں بغیر کسی حقیقی ضرورت کے ان کا نام یا ذکر زبان پر نہ لایا جائے۔ مثلاً کسی فلمی آدمی یا ڈرامے کا کسی کردار کا تکیہ کلام یا جملہ اپنی گفتگو میں استعمال کرنا خصوصاً جب وہ لایعنی ہو یا بذاتِ خود بھی بے حیائی ہی پر مشتمل ہو تو اسے کبھی بھی نہیں بولنا چاہیے۔

ماڈل گرلز، فلمی اداکاروں وغیرہ کے ناموں میں کسی بچے یا بڑے کو تشبیہ دینا یا ان کو ان بے حیا لوگوں کا نام دے کر پکارنا۔ کسی صنعت کا بے حیائی اور ہیجان انگیزی عام کرنے والا نام رکھنا مثلاً بالوں کی کٹنگ کا نام شاہ رخ کٹنگ، رادھے بھیا کٹنگ وغیرہ۔

گفتگو میں نامحرم کا بے جا تذکرہ:

اپنی حیا کی صفت کو برقرار رکھنے اور اس کی حفاظت کرنے کا ایک پہلو یہ بھی ہے کہ نامحرم مرد، نامحرم عورتوں کے اور نامحرم عورتیں نامحرم مردوں کے تذکرے کو بغیر ضرورت کے موضوع نہ بنائیں۔ جہاں تک ہو سکے مجبوری کے وقت بھی اشارتاً اور مختصر بات کریں۔

بلا ضرورت نامحرم افراد کو موضوعِ گفتگو بنانے اور ان کا عموماً تذکرہ کرتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنے سے ان میں دلچسپی بڑھتی ہے۔ان کے نام، شکل، سمجھ بوجھ، تعلیم وغیرہ کے بارے معلومات حاصل ہوتی ہیں اور یہ چیز بعض اوقات دلوں کے پھسلنے اور کسی بڑے گناہ کا سبب بن جاتی ہے۔

دورِ حاضر میں ٹی وی، فلم وغیرہ میں کام کرنے والوں، کھلاڑیوں، سیاسی شخصیتوں، ادیبوں وغیرہ پر تبصرہ کرنا ایک عام بات سمجھی جاتی ہے حالانکہ یہ ایک لایعنی کام ہے۔لڑکیاں اپنے باپ اور بھائیوں کے سامنے اپنی سہیلیوں اور ہم جماعتوں کے بارے کھلم کھلا بات چیت کرتی ہیں۔لڑکے اپنے دوستوں کا تذکرہ اپنے گھر کی عورتوں کے سامنے کرتے ہوئے ذرا بھی نہیں جھجکتے۔

اجنبی عورت اور مرد کا نامحرموں کے سامنے لباس، حلیہ، چال ڈھال وغیرہ بیان کرنا بھی درست نہیں۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لاتباشروا المرأة فتنعتها لزوجها كانه ينظر اليها۔

''کوئی عورت کسی عورت سے اس طرح نہ ملے کہ وہ اس کی کیفیت اپنے شوہر سے اس طرح بیان کرے گویا وہ خود اس کو دیکھ رہا ہے۔''

[بخاری، كتاب النكاح، باب لاتباشرو المرأة المرأة فتنعتها لزوجها، رقم الحديث: ٥٢٤٠-ترمذی، باب ماجاء فی مباشرة المرأة المرأة]

بعض لوگ صنفِ مخالف کا تذکرہ کر کے اس سے لذت اندوزی کرتے ہیں۔ اپنے دل کے اس چور سے ہر شخص خود واقف ہوسکتا ہے۔اللہ تعالیٰ نے عورت کو جن

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں سے پردہ نہ کرنے کی اجازت دی ہے اس میں یہ بھی فرمایا ہے:

﴿اَوِ الطِّفْلِ الَّذِیْنَ لَمْ یَظْهَرُوْا عَلٰی عَوْرٰتِ النِّسَآءِ﴾

''یا ایسے لڑکے جو اپنی کم سنی کی وجہ سے ابھی عورتوں کی باتوں سے واقف نہیں۔''

اس فرمانِ ربی سے پتا چلتا ہے کہ لڑکوں کا عورتوں کی باتوں سے واقف ہونے پر عورتوں کے لیے ان سے پردہ واجب ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اگر لڑکی کو پردے والی باتوں سے واقفیت ہو جائے تو وہ بھی پردہ کرنے کی مکلّف ہے چاہے ابھی بالغ نہ ہوئی ہو۔

رسول اللہ ﷺ سے بھی اس کی تشریح ملتی ہے۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: نبی ﷺ میرے ہاں تشریف لائے۔ اس وقت ہمارے یہاں ایک مخنث بیٹھا ہوا تھا۔ وہ میرے بھائی عبداللہ بن امیہ سے کہہ رہا تھا ''اے عبداللہ اگر اللہ نے تمہیں کل طائف پر فتح دی تو تم غیلان کی بیٹی کو لے لینا۔ وہ جب سامنے آتی ہے تو چار بٹوں کے ساتھ آتی ہے اور جب واپس جاتی تو آٹھ بٹوں کے ساتھ جاتی ہے۔'' یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا:

الا اری هذا یعرف ماهھنا لایدخلن علیکن ، قالت فحجبوه۔

''میں سمجھتا ہوں کہ یہاں جو عورتیں ہیں یہ ان کو بھی پہچان رہا ہوگا (یعنی عورتوں

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حسن اور ران کی نسوانی دلکشی کو) یہ اب تمہارے پاس نہ آئے۔'' ام المومنین کہتی ہیں ''پس پھر اس سے حجاب کیا جانے لگا۔'' [مسلم، كتاب السلام، منع المخنث من الدخول على النساء الاجانب، ح:٩٨٦]

مذکورہ شخص نے مخنث ہونے کے باوجود غیلان کی بیٹی کو نہ صرف غور سے دیکھا تھا بلکہ اس کی بات بھی اس عورت کے نامحرم مرد اور عورت کے سامنے مزے لے لے کر بیان کر دی۔ حالانکہ اگر اس مخنث نے دیکھ بھی لیا تھا تو شریعت یہ اجازت نہیں دیتی کہ وہ اس کا حسن دوسروں کے سامنے بیان کرتا پھرے۔

عمر رضی اللہ عنہ ایک رات گشت کر رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ نے ایک گھر سے چند عورتوں کی آوازیں سنیں۔ جن میں یہ بات ہو رہی تھی کہ مدینہ کا سب سے خوب صورت مرد کون ہے۔ ابو شغال کے بارے ان کی رائے تھی کہ وہ سب سے خوب صورت مرد ہے۔ صبح ہوئی تو عمر رضی اللہ عنہ نے اس شخص کا پتا کروایا، وہ واقعی خوب صورت تھا چنانچہ آپ نے اسے بصرہ کی طرف جلاوطن کر دیا۔

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی اجنبی مردوں میں عورت کا اور عورتوں میں اجنبی مردوں کا غیر ضروری تذکرہ فتنے میں شمار کرتے اور اس کے مرتکبین کو سزا بھی دیا کرتے تھے۔ دورِ حاضر میں بہت سی عورتیں جو کسی ادارے میں ملازمت کرتی یا گھروں میں کام کرتی ہیں، مرد ان کے سراپے، لباس، چال ڈھال اور طور

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریقوں کی مزے لے لے کر بات کرتے ہیں۔ بعض اوقات اجنبی مرد یا عورت کی تصویر سامنے رکھ کر کسی نہ کسی انداز سے ان پر تبصرہ کیا جاتا ہے۔ حالانکہ بات چیت کی یہ دلچسپی بڑے بڑے فتنے کو جنم دیتی ہے۔

نامحرم کے سامنے شیریں بیانی:

نامحرم مردوں کو عورتوں کی موجودگی میں اور نامحرم عورتوں کو مردوں کی موجودگی میں خوب صورت، لوچ دار اور شیریں لہجے میں بات نہیں کرنا چاہیے۔ رب کریم نے خود اس کا حکم دیا ہے۔

﴿فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا﴾

"پس (کسی اجنبی شخص سے) نرم اور میٹھی آواز میں بات نہ کیا کرو تاکہ وہ شخص جس کے دل میں کسی طرح کا کوئی مرض ہے کوئی امید (نہ) پیدا کر لے اور ان سے دستور کے مطابق بات کیا کرو۔"

عورت کو جب میٹھے لہجے میں نامحرم مرد سے عام گفتگو کرنے کا حکم نہیں اور اس کی شیریں زبانی کو مرد کے دل میں بدنیتی کا مرض پیدا کرنے کا ذریعہ کہا گیا ہے تو پھر عورت کے لیے یہ بھی درست نہیں کہ وہ مرد کی سریلی آواز میں کوئی گانا وغیرہ سنے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

براء بن مالک رضی اللہ عنہ کی آواز بہت سریلی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سفر میں حدی گایا کرتے تھے۔ حدی سے مراد وہ نغمہ ہے جسے سن کر اونٹ تیز تیز چلیں۔ ایک مرتبہ وہ حدی گاتے گاتے عورتوں کے نزدیک پہنچ گئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اِيَّاكَ وَالْقَوَارِيْرَ۔

''عورتوں سے دور رہو اور آواز بند کر دو۔'' [مستدرك حاكم، كتاب المغازى، والسرايا، باب معرفة الصحابه، تذكره براء بن مالك، رقم: ٥٢٧٣]

امام حاکم فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پسند نہیں فرمایا کہ عورتیں براء بن مالک رضی اللہ عنہ کی سریلی آواز سنیں۔ امام ذہبی نے امام حاکم کی تائید کی اور کہا کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

[بحوالہ اسلامی معاشرت از محمد جمیل زینو مترجم عبد الستار قاسم]

اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ مرد کی سریلی یا شیریں زبان سن کر عورتیں فتنے میں پڑ جاتی ہیں اور عورت کی شیریں زبان سن کر مرد فتنے میں مبتلا ہو جایا کرتے ہیں۔ لہٰذا ایک حیا دار مسلمان کو چاہیے کہ وہ نامحرموں کے سامنے شیریں زبان میں کچھ پڑھنے، گنگنانے اور لہک لہک کر گانے سے احتراز کرے۔ یاد رہے کہ حدی میں اخلاقیات، آخرت اور جہاد سے متعلق اشعار پڑھے جاتے تھے۔ رہے غزلیہ اور عشقیہ اشعار تو ان کا پڑھنا بہر صورت حرام ہے۔ چاہے تنہا پڑھیں چاہے مردوں میں پڑھیں چاہے عورتیں عورتوں میں پڑھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فحش مذاق کرنا:

دل لگی یا مزاح زندگی کا ایک حصہ ہے۔ اخلاق کے دائرے میں رہتے ہوئے یہ ایک لطیف حس ہے۔ کچھ لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے اس کا حصہ عام لوگوں کی نسبت زیادہ عطا کیا ہے لیکن عریاں الفاظ اور گندی سوچ پر مشتمل مذاق کسی کے سامنے، کسی بھی فرد کے ساتھ، کسی بھی صورت پسندیدہ نہیں۔ مزاح ہمیشہ اپنی صنف کے افراد کے ساتھ کرنا چاہیے۔ اگر محرم افراد سے مزاح کیا جائے تو ان کی عمر اور رشتہ کو ملحوظ رکھتے ہوئے مزاح کرنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو مزاح کا پاکیزہ، سچا اور بہترین انداز عطا کیا ہے۔ آپ ﷺ کی سیرت میں مزاح کے کچھ واقعات بھی ملتے ہیں۔

فحش لطیفے:

اکثر فحش لطیفے لوگوں کی زبانوں پر جاری رہتے ہیں حالانکہ فحش لطیفے سننا سنانا بھی جذبۂ حیا کو ٹھیس پہنچانے کا باعث ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفظِ حیا اور تحریر

کسی انسان کی تحریر اس کی زبان کا نقشِ پائیدار ہوتی ہیں۔ منہ سے نکلے ہوئے الفاظ صرف اتنے افراد سن سکتے ہیں جتنے افراد کے کانوں میں آواز پہنچ سکے لیکن تحریر نامعلوم دنیا کے کتنے افراد تک پہنچے گی اور پہنچا کرتی ہے۔ خود لکھنے والے کو بھی اس کا اندازہ نہیں ہوتا۔ لکھنے والا اس دنیا سے چلا جاتا ہے مگر اس کی تحریر بسا اوقات صدیوں تک زندہ رہتی اور آنے والے ادوار کے لوگوں کے فکر و عمل اثر انداز ہوتی رہتی ہے۔

تحریر...... قلم و بیان کا مجموعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود اپنی سب سے پہلی وحی میں قلم ہی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ نیز کائنات کی ہر چیز میں سے سب سے پہلے قلم کو تخلیق کیا۔ قلم ہمیشہ نظریات کو پھیلانے کا سب سے مؤثر آلہ رہا ہے۔ دورِ قدیم میں کتبات کی صورت خیالات ونظریات کا ابلاغ کیا جاتا تھا۔ پھر کاغذ کی ایجاد نے اسے آسان اور عام کر دیا اور اب پریس کے ذریعے ہزاروں صفحات چند گھنٹوں میں شائع ہو کر منظرِ عام پر آ جاتے ہیں بلکہ اب تو فیکس اور انٹرنیٹ نے اسے اس قدر فوری اشاعت سے ہمکنار کر دیا ہے کہ ادھر الفاظ لکھے اور ادھر پوری دنیا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سکرین پر نمودار ہو گئے۔

دورِ حاضر میں جتنے بھی صوری یا صوتی ذرائع ابلاغ ہیں۔ان سب میں بنیادی کردار قلم ہی کا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اس صوتی گفتگو یا صوری مناظر کو بھی کسی قلم کار کا قلم ہی مرتب کرتا ہے۔اس کے بعد ہی انہیں الفاظ اور تصویر کا جامہ پہنایا جاتا ہے۔

قلم یا تحریر کی قوتِ تاثیر کا عالم یہ ہے کہ دورِ حاضر تک جتنے بھی تاریخ انسانی میں انقلابات رونما ہوئے ان کے پیچھے کسی قلم کار ہی کا ہاتھ رہا۔الہامی کتب میں سے صرف اسی کو ربّ کریم نے محفوظ رکھا جسے قلم کے ذریعے محفوظ کرنے کے تمام ممکنہ ذرائع مہیا ہوئے۔جن کتابوں کو قلم میسر نہ ہوا وہ صفحۂ ہستی سے مٹ گئیں۔وہ ذہین لوگ جنہیں اہل دنیا دانش ور کہتے ہیں۔ان کے نظریات بھی قلم ہی کے مرہون ہیں۔بقراط، ارسطو، نیٹشے، لینن، گوئٹے، لقمان، دیوجانس کلبی، چیخوف، سعدی، رومی، غزالی، امراء القیس، متنبّی، اقبال غرض کتنے ہی مصنف، ادیب اور شاعر اس دنیا سے جاچکے ہیں لیکن ان کی تحریریں آج بھی مقبول اور زندہ ہیں۔

ہمارے دین حنیف کا تمام بنیادی سرمایہ (قرآن و حدیث) منقولات اسی لیے کہلاتا ہے کہ وہ روایت در روایت نقل ہو کر مستند اور ثقہ ہاتھوں کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے اور دنیا میں سب سے زیادہ قلم کے ذریعے پھیلایا جانے والا تحریری

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوازمہ اسلام ہی کا ہے۔

قرآن حکیم نے ہمیں تحریر میں حفظِ حیا سے روشناس کرایا ہے جس کی چند مثالیں ''گفتگو اور حیا'' میں گزر چکی ہیں۔ رسول اللہ ﷺ کی گفتگو میں حیا بدرجہ اتم موجود ہوتی تھی اور احادیث کی صورت یہ تحریری سرمایہ اپنا ایک مستقل وجود رکھتا ہے۔ ہمارے اسلاف نے بھی تحریر میں حیا کو پوری طرح ملحوظ رکھا اور بڑی سمجھ داری اور باریک بینی سے انہوں نے اپنے خیالات و الفاظ کو تقاضائے توحید اور احترامِ رسالت کے ساتھ ساتھ حیا کے اندر رہ کر دین حق کی تفہیم و تشریح آنے والی نسلوں کو منتقل کی۔

تحریر میں حفظ حیا کیوں؟

انسان کی گفتگو جز وقتی اور عارضی ہوتی ہے۔ اس کے اثرات تحریر کی نسبت کئی گنا کم ہوتے ہیں۔ اس کے باوجود رسول اللہ ﷺ نے اس کے بارے میں فرمایا:

ان العبد ليتكلم بالكلمة ينزل بها في النار ابعد مابين المشرق وبين المغرب.

''بعض اوقات بندہ اپنی زبان سے کوئی ایسی بات کہہ دیتا ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیانی فاصلے سے بھی زیادہ نیچے آگ میں جا گرتا ہے۔''

[مسلم، كتاب الزهد، باب حفظ اللسان بحواله كتاب النار از محمد كيلانی]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تحریر میں انسان پھسل جائے تو وہ اپنے ساتھ اپنے ہر قاری کو بھی پھسلانے کا باعث بنتا ہے۔اس طرح وہ اپنی اجتماعی زندگی کو بہت بڑے خسارے سے دوچار کرنے کا باعث بن جاتا ہے۔اگر تحریر توحید ورسالت، ایمان بالآخرت، حفظِ حیا، تبلیغِ قرآن وسنت پر مشتمل ہو تو انسان کے لیے اس سے بہتر کوئی صدقہ جاریہ نہیں۔تحریر جب تک موجود رہے گی نوعِ انسانی کو اپنے حیات بخش پیغام سے مستفید کرتی رہے گی اور لکھنے والے کو اس کا مسلسل اجر ملتا رہے گا۔اس کے برعکس جو شخص اپنی تحریر میں بے حیائی، بے دینی، انکارِ آخرت اور فحش خیالات کو عام کرتا ہے۔اس کی تحریر جب تک دنیا میں پڑھی جاتی رہے گی لکھنے والے کو اس کا گناہ مسلسل ملتا رہے گا اور جو اس تحریر کو پڑھ کر گمراہ ہوگا اس گناہ کا وبال بھی اس لکھنے والے پر پڑتا رہے گا۔جس کی دلیل رسول اللہ ﷺ کا مندرجہ ذیل فرمان ہے۔

”جو آدمی ظلم سے ناحق مارا جاتا ہے، اس کے خون کے گناہ کا ایک حصہ آدم کے بیٹے (سب سے پہلے قاتل قابیل) پر ڈالا جاتا ہے کیونکہ اس نے زمین پر ناحق خون کرنے کی رسم قائم کی۔“

[بخاری، کتاب الاعتصام، باب اثم من دعا......]

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اذامات الانسان انقطع عنه عمله الامن ثلاثة اشياء صدقة

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جارية او علم ینتفع به او ولد صالح یدعواله۔

''جب آدمی مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزوں کا فائدہ اسے ملتا رہتا ہے۔(۱) صدقہ جاریہ (۲) علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہے۔ (۳) نیک اولاد جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔''

بے حیائی کی اشاعت:

جیسا کہ حیا اور گفتگو میں وضاحت کی جاچکی ہے کہ یوں تو ہر کبیرہ گناہ اور اس کی اشاعت کرنا حیا کے منافی ہے اور کوئی بھی باایمان شخص حیا سے عاری نہیں ہوسکتا لیکن اجنبی مرد اور عورت کا ایک دوسرے کے افعال، ایک دوسرے کی عادات، ایک دوسرے کے اعضائے بدن، ایک دوسرے کی علامات میں دلچسپی لینا اور اس پر بات چیت کرنا حیا کا لباس تار تار کردینے کا باعث بنتا ہے۔ چنانچہ جو شخص اپنی تحریر میں اس قسم کے خیالات کا اظہار کرتا ہے یا ایسے الفاظ استعمال کرتا ہے جو صنفِ مخالف میں دلچسپی کے مفہوم اور معانی کو اجاگر کرتے ہوں تو وہ شخص الفاظ کے جامۂ عصمت کو تار تار کرنے کا گھناؤنا کام کرتا ہے۔

ادب منظوم ہو یا نثر، اسے شیطان آغاز ہی سے خصوصی حربے کے طور پر استعمال کرتا چلا آرہا ہے۔ چنانچہ شعر و غزل، ناول، افسانہ اور اب فلم و ڈرامہ، چینل اور چیٹنگ یہ سب شیطان کے ہوش ربا ہتھیار ہیں۔ دین سے نابلد طبقہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسانی کے ہاں یہ خیال کہ کلام میں جس قدر عریانیت اور جنسی لذیت ہو وہ اسی قدر بلند پایہ ہوتا ہے۔ یہ دراصل شیطان ہی کا ان کی طرف الہام کیا ہوا ملمعِ جواز ہے۔ گندے سے گندے خیالات جنہیں ظاہر کرتے ہوئے زبان شرم محسوس کرتی ہے یا معاشرہ انہیں بے ہودہ اور نازیبا قرار دیتا ہے۔ وہی خیالات جب شیطان کے اشارے پر فن اور ادب کا لبادہ اوڑھا کر پیش کیے جائیں تو انہیں شاہکار ادب کا نام دیا جاتا ہے۔

شیطان نے حیا ہی کے مقدس پاکیزہ، لطیف اور نازک جذبے پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے سب سے پہلے انسان کو ممنوعہ پھل کھانے کی ترغیب دی۔ مولٰنا مودودی رحمۃ اللہ علیہ اس کے بارے میں لکھتے ہیں:

شیطان کی پہلی چال جو اس نے انسان کو فطرتِ انسانی کی سیدھی راہ سے ہٹانے کے لیے چلی، یہ تھی کہ اس کے جذبہ شرم وحیا پر ضرب لگائے اور برہنگی کے راستے سے اس کے لیے فواحش کا دروازہ کھول دے اور اس کو جنسی معاملات میں بد راہ کر دے، بالفاظِ دیگر اپنے حریف کے محاذ میں ضعیف ترین مقام جو اس نے حملے کے لیے تلاش کیا وہ اس کی زندگی کا صنفی پہلو تھا اور پہلی ضرب جو اس نے لگائی وہ اس کی محافظ فصیل پر لگائی جو شرم وحیا کی صورت اللہ نے فطرتِ انسانی میں رکھی ہے۔'' [تفہیم القرآن، ج دوم، ص ۱۲، ۲۲]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان کی یہ کوشش تا قیامت مسلسل جاری ہے کہ انسان ربِّ علیٰ کی نافرمانی کرکے حیا کا سر بند کھول دے، شیطان جس کے بارے میں اللہ نے ہمیں واشگاف بتادیا۔

﴿يَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ﴾

''اور وہ تمہیں بے حیائی کا حکم دیتا ہے۔'' [البقرہ: ٢٦٨]

صنف مخالف کے وہ مقاماتِ ستر جنہیں انسان اپنی حیا کے باعث دیکھنا یا دکھانا انتہائی معیوب سمجھتا ہے اور ربّ کریم نے بھی ان مقاماتِ ستر کو دیکھنے دکھانے، ان کے بارے بلاضرورت بات کرنے، صنفِ نازک کے جسمانی محاسن کے بارے کچھ سوچنے، بولنے اور لکھنے کو مکمل طور پر ممنوع قرار دیا ہے۔ فرمان ہے:

﴿إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّيَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ﴾

''بے شک میرے رب نے بے حیائیوں کو حرام قرار دیا ہے چاہے ان کا ظاہر ہو یا ان کا پوشیدہ۔'' [الاعراف: ٣٣]

ادب میں بگاڑ کے عوامل:

غور کیا جائے تو سماجی زندگی اور ادب میں بگاڑ کے عوامل صرف دو ہیں زن اور زر لیکن زن اصل سبب ہے جب عورت کو چھوٹ مل جائے تو معاشرہ ابتری کی طرف لڑھک جاتا ہے۔ یونان عورت کی آزادی کی وجہ سے تباہ ہوا، بنی اسرائیل پر

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلاکت تب آئی جب عورت بگڑی۔ اسی لیے قرآن حکیم مرد و عورت میں بے راہروی پانے والے تمام سوراخ اچھی طرح بند کرتا ہے۔ اس نے ہر نامحرم مرد اور عورت میں حجاب کی آڑ کردی۔ صرف ان مردوں کے سامنے آنے کی اجازت دی جو عورت کے محرم ہیں یعنی اس کی عفت و ناموس کے نگہبان۔ اس کے علاوہ ان مردوں سے بھی حجاب میں تخفیف رکھی جو ماتحت یعنی غلام ہوں اور عورتوں کی باتوں اور محاسن سے انہیں کوئی سروکار نہ ہو۔ (دیکھیے سورہ نور:۳۱)

عورت ان چھوٹے بچوں کے سامنے بھی بلا حجاب آ سکتی ہے جو ابھی عورتوں کی باتوں سے نابلد ہیں۔ (دیکھیے سورہ نور:۳۱)

مخنث طبقہ جو بظاہر صنفی اعضاء میں نامکمل اور کسی صنفی طبقے میں بھی شامل نہیں ہوتا، اس سے بھی حجاب اس لیے عائد کیا گیا کہ وہ عورتوں کی نسائی خوبیوں میں دلچسپی لینے کا رجحان رکھتا ہے۔ (دیکھیے مسلم، کتاب الکلام، منع المخنث من الدخول علی النساء الاجانب، ح:۹۸۶)

غرض صنفِ مخالف کے امور، جسمانی محاسن، صنفی اختصاصات میں دلچسپی رکھنا ہر ایک کے لیے ممنوع ہے چاہے وہ مرد ہو یا عورت، مخنث ہو یا بچہ۔

دورِ حاضر کے اخبارات کی سرخیاں اور متن دیکھیے، رسائل کے عنوانات اور تحریروں پر غور کیجیے، ادب کی ہیئت اور ناول و افسانہ پر فکر و نظر پیش کرتے ہوئے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھاری بھر کم ادیبوں ور دانشوروں کی تنقیدات ملاحظہ کیجئے، شعر کے پیرائے میں کلام دل نشین پیش کرنے والوں کے مجموعہ ہائے کلام اٹھا کر دیکھئے۔ انٹرنیٹ پر پیش کی جانے والی صوتی اور صوری لہروں پر نظر دوڑائیے، فلم واسٹیج یا ٹی وی کی جادو جگاتی ہوئی دنیا کو تصور میں لائیے۔ یہ سب معاشرے کو حیا سے بے گانہ کرنے میں اپنا اپنا کردار اتنا زیادہ ادا کر رہے ہیں کہ جیسے ان کا اصل مقصد ہی حیا کا جامہ عصمت اتار پھینکنا ہو۔

شاعری اور حفظِ حیا:

ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مقام عرج پر رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جارہے تھے کہ سامنے ایک شاعر (گندے) شعر پڑھتا ہوا آیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

خـذوا الشیطان (او امسکوا الشیطان) لاَنْ یمتلی جوفُ رجل قیحاً خیر له من ان یمتلی شعراً۔

"شیطان کو پکڑ لو (یا فرمایا: شیطان کو روک لو) آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے تو یہ اس سے بہتر ہے کہ اس میں فحش اشعار جمع ہوں۔"

[مسلم، کتاب الشعر، رقم الحدیث: ۱۱۹۰]

دراصل دورِ قدیم میں شاعری ہی زیادہ تر ادبی روایات کی نمائندگی کرتی تھی،

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر نثر کلام مسجع مقفع اور فصاحت و بلاغت پر مبنی ہوتا تو اسے بھی شعر کہا جاتا تھا، چنانچہ قرآن حکیم کی بلاغت ہی کے پیش نظر کفار نے رسول اللہ ﷺ پر شاعر ہونے کا الزام دیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی مذکورہ حدیث میں شعر سے مراد بے حیائی کے خیالات و الفاظ پر مبنی ہر صنف شامل ہے۔ اس حدیث سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص فحش تحریریں لکھتا یا پڑھتا ہے، وہ شیطان ہے۔ اہل عرب کے ہاں قصیدہ گوئی ایک اہم صنف تھی جس میں شاعر کسی بھی شخص کی تعریف کو اپنا موضوع بناتا۔ قصیدے میں سب سے پہلا حصہ تعریض کہلاتا، جس میں شاعر کسی کائناتی یا حادثاتی واقعہ یا مناظر پر خیال آرائی کرتا اس کے بعد وہ تشبیب کی طرف آتا جس میں حقیقی یا مجازی محبوبہ کا نام لے کر اس کے ساتھ اظہارِ عشق کیا جاتا، نیز اس میں محبوبہ کے لب و رخسار اور کمر و قامت کے علاوہ جسم کے نازک حصوں کا تذکرہ بھی بے تکلفی کے ساتھ کیا جاتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں اس شاعرانہ صنف کے خطرات کے پیش نظر اسے ممنوع قرار دیا، آپ نے حکم جاری کیا: ”خبردار! کوئی شخص عورتوں کے ساتھ تشبیب نہ کرے ورنہ اسے کوڑے لگائے جائیں گے۔“

[اسد الغابہ —تذکرہ حمید بن ثور]

تشبیب ہی کو فارسی اور اردو ادب میں غزل کے نام سے متعارف کرایا گیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دورِ حاضر میں غزل کیسی کیسی فتنہ سامانیاں پیدا کر رہی ہے، ہم سب اس سے واقف ہیں (گو اس صنف میں اچھے مضامین بھی باندھے گئے ہیں)۔ اردو میں رومانوی ادب کی اصطلاح عام ہے جس کا مطلب ہی یہ ہے کہ ایسی تحریریں جن میں عشقیہ کہانیاں یا عشقیہ واردات کا اظہار کیا گیا ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ جب عورت سے اظہارِ عشق کیا جاتا ہے یا اس کے جسمانی اعضاء کی نزاکت کا ذکر کیا جاتا ہے تو شہوانی جذبات کو انگیخت ملتی ہے چونکہ شہوانی جذبہ ذرا سی خیالی رَو آنے سے بھی بھڑک اٹھتا ہے خصوصاً نوجوانی میں، اس لیے اس سے متعلق ہلکا سا اشارہ بھی بہت بڑی آگ کا پیش خیمہ بن جایا کرتا ہے۔ دورِ حاضر کے بہت سے افسانہ نگار اور شاعر انتہائی لچر اور فحش تحریریں پیش کر رہے ہیں۔ جب انہیں یہ احساس دلایا جائے کہ یہ بے حیائی پر مبنی ہیں یا فحاشی کی اشاعت کی ذیل میں آتی ہیں تو ان کا جواب یہ ہوتا ہے کہ جس طرح کھانا کھانا دنیا کی ایک عام حقیقت ہے، اسی طرح مرد و عورت کا باہم اظہارِ عشق کرنا اور ایک دوسرے کی ذات یا جسم میں دلچسپی لینا بھی ایک حقیقت ہے۔ نیز چونکہ معاشرے میں یہ سب کچھ ہو رہا ہے لہٰذا ہم حقیقت نگاری کرتے ہیں اور حقیقت نگاری جرم نہیں عین ثواب ہے۔

دراصل ایسا کرنے اور کہنے والے یہ بھول جاتے ہیں یا شیطانی اثرات کی وجہ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے وہ یہ سمجھنا ہی نہیں چاہتے کہ جس ربِّ کریم نے ہمیں یہ زندگی، یہ جسم، یہ اعضاء، یہ دل و دماغ اور افعال وحرکات کی صلاحیت عطا کی ہے اسی وہّابِ مطلق نے ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ ان کے استعمال کا طریقہ کیا ہے اور کب؟ کیسا؟ کام لینے سے ان کی کارکردگی خراب یا ان کے اپنے لیے باعثِ عذاب ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو اشاعتِ فحش سے سختی سے منع کیا ہے۔ فرمایا:

﴿إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَن تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنتُمْ لَا تَعْلَمُونَ﴾ [النور: ۱۹]

"جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

مولنا مودودی اس آیت کی تشریح کے تحت لکھتے ہیں: اس حکم کا منشاء یہ ہے کہ معاشرے میں لوگوں کی آشنائیوں اور ناجائز تعلقات کے چرچے قطعی طور پر بند کر دیے جائیں کیونکہ اس سے بے شمار برائیاں پھیلتی ہیں اور ان میں سب سے بڑی برائی یہ ہے کہ اس طرح غیر محسوس طریقے پر ایک عام زناکارانہ ماحول بنتا چلا جاتا ہے۔ ایک شخص مزے لے لے کر کسی کے صحیح یا غلط گندے واقعات دوسروں کے سامنے بیان کرتا ہے۔ دوسرے ان میں نمک مرچ لگا کر دوسروں تک پہنچاتے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور ساتھ ساتھ کچھ مزید لوگوں کے متعلق بھی اپنی معلومات یا بدگمانیاں بیان کر دیتے ہیں۔ اس طرح نہ صرف یہ کہ شہوانی جذبات کی رو چل پڑتی ہے بلکہ برے میلانات رکھنے والے مردوں اور عورتوں کو بھی یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ معاشرے میں کہاں کہاں ان کے لیے قسمت آزمائی کے مواقع موجود ہیں۔ شریعت اس چیز کا سدِ باب پہلے ہی موقع پر کر دینا چاہتی ہے۔ ایک طرف وہ حکم دیتی ہے کہ اگر کوئی زنا کرے اور شہادتوں سے اس کا جرم ثابت ہو جائے تو اس کو وہ انتہائی سزا دو جو کسی اور جرم پر نہیں دی جاتی اور دوسری طرف فیصلہ کرتی ہے کہ جو شخص کسی پر زنا کا الزام لگائے وہ یا تو شہادتوں سے اپنا الزام ثابت کرے ورنہ اس پر اسی کوڑے برسا دو تاکہ آئندہ وہ کبھی اپنی زبان سے ایسی بات بلا ثبوت نکالنے کی جرأت نہ کرے۔[تفہیم القرآن: ج ۳، ص ۳۴۷]

قرآن حکیم میں بھی ایک عورت کے گندے اور مذموم فعل (عشق) کا ذکر آیا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ الفاظ کی شائستگی، اندازِ بیان میں اشاعتِ فحش اور تلفظِ فحش سے گریز اور فحش سے نفرت کی اثر انگیزی بھرپور طریقے سے موجود ہے۔

﴿وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا عَن نَّفْسِهِ وَغَلَّقَتِ الْأَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ۚ قَالَ مَعَاذَ اللَّهِ ۖ إِنَّهُ رَبِّي أَحْسَنَ مَثْوَايَ ۖ إِنَّهُ لَا يُفْلِحُ الظَّالِمُونَ ۝ وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهِ ۖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَا أَن رَّأَىٰ بُرْهَانَ رَبِّهِ ۚ

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَ الْفَحْشَآءَ ؕ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ﴾ [اليوسف: ٢٣،٢٤]

''اور اس عورت نے جس کے گھر میں یوسف علیہ السلام رہتے تھے، ان کو بار بار پُسلایا اور سب دروازوں کو اچھی طرح بند کر کے بولی، آؤ اپنا کام کرو۔ یوسف علیہ السلام نے کہا: ''اللہ کی پناہ، میرے رب نے تو میرا مقام پاک بنایا ہے اور ظلم کرنے والے کبھی فلاح نہیں پاتے۔ عورت اپنی بات پر اڑی رہی اور یوسف علیہ السلام اپنے جوابات پر اڑے رہے اگر یوسف علیہ السلام نے برہانِ رب کو نہ دیکھا ہوتا (تو کچھ کا کچھ ہو جاتا) ایسا ہی ہوا تاکہ ہم یوسف علیہ السلام سے بدی کو اور بے حیائی کو دور ہی رکھیں۔ یوسف علیہ السلام تو ہمارے مخلص بندوں میں سے ہے۔''

شبیل بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

من سمع بفاحشة فافشا ها فهو فيها كالذى ابداها.

''جس نے کوئی فحش بات سنی اور اسے پھیلا دیا تو وہ بھی اس معاملے میں ویسے ہی شامل ہے جیسا اس کی ابتدا کرنے والا۔''

[الادب المفرد، باب: ١٠١، رقم الحديث: ٣٢٥ – اس حدیث کو مزی نے تهذیب الکمال میں بھی ذکر کیا ہے۔ تخریج محمد فواد عبدالباقی]

علی رضی اللہ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں یہ حکم جاری کیا تھا ''جس نے کسی فحش واقعہ کے وقوع میں آنے کے بعد اسے دوسروں میں پھیلایا میں اسے سزا دوں گا۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

[الادب المفرد، رقم الحدیث: ٣٢٦، تخریج محمد فواد عبد الباقی]

علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

القائل الفاحش، والذی یشیع بها، فی الاثم سواء۔

''فحش باتیں کرنے والا اور انہیں پھیلانے والا دونوں گناہ میں برابر شریک ہیں۔'' [الادب المفرد،باب: ١٥١، رقم الحدیث: ٣٢٤،اس حدیث کو بیھقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ھے، تخریج محمد فواد عبد الباقی]

دورِ حاضر میں لکھنے والے اپنی تحریروں کے ذریعے فن اور آرٹ کے نام پر یا اپنی گفتگو کے ذریعے بے حیائی اور بے راہروی پر مبنی واقعات (سچے ہوں یا جھوٹے) پھیلانے کا ارتکاب کر رہے ہیں وہ سب ان غلیظ اور فحش واقعات ہی کا ایک کردار ہیں۔ نیز جو لوگ اپنی تحریر یا شعروادب میں حقیقت نگاری کے نام پر ہیجانی جذبات کو بیدار کرنے کا کام کر رہے ہیں دراصل وہ شیطان کے قدموں کی پیروی کر رہے ہیں۔

سورۃ نور میں واقعہِ افک کے بارے جو آیات نازل ہوئیں، ان سے پتا چلتا ہے کہ تہمت لگانے والا صرف ایک شخص عبداللہ بن ابی تھا جس کی ہرزہ سرائی کے ہم نوا اس کے ساتھی منافقین بھی تھے، ان منافقین کی زبان درازی کے پراپیگنڈے کا شکار تین سادہ لوح مسلمان بھی ہوگئے اور انہوں نے بھی ان منافقین کی زبانوں پر آیا ہوا جملہ دوسروں تک پھیلانا شروع کر دیا۔ نتیجہ یہ کہ ان

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تینوں پر حد جاری کی گئی حالانکہ انہوں نے از خود تہمت نہیں تراشی تھی، صرف تہمت تراش کی بات زبان پر لانے کا جرم کیا تھا۔ اس پس منظر کی روشنی میں جو ادیب، شاعر، مسلمان ہونے کے باوجود کسی فحش واقعے کو عام کرتا ہے اس پر حد جاری ہونی چاہیے، بقول صبا اکبرآبادی۔

ہوس پرست ادیبوں پہ حد لگے کوئی
خراب کرتے ہیں لفظوں کی عصمتیں کیا کیا

ہمارے معاشرے میں ابھی چند دہائیاں قبل تک اخلاقی اقدار کا خیال رکھا جاتا تھا۔ اکثر ادیب اور صحافی اپنے پیشے سے دیانت دارانہ تعلق رکھتے اور اسے معاشرے کی اصلاح کے حوالے سے ایک اہم عامل کی حیثیت دیتے تھے۔ اعجاز حسین بٹالوی لکھتے ہیں کہ ''مشرق'' اخبار کا آغاز ہوا تو میں اس کے ایڈیٹر عنایت اللہ مرحوم کے پاس اخبار میں کام کرنے کی غرض سے گیا۔ انہوں نے نمونتہً کچھ لکھ کر لانے کے لیے کہا۔ ت میں مضمون لے کر گیا تو انہوں نے اسے پڑھ کر کہا۔ ''بھائی معاف کرنا میں آپ کو اپنے اخبار میں صحافیانہ کردار ادا کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ میں نے وجہ پوچھی تو انہوں نے کہا: ''آپ کے مضمون میں تین بار لفظ ''طوائف'' استعمال ہوا ہے۔ یہ اخبار گھروں میں جاتا ہے جسے تمام اہل خانہ پڑھتے ہیں اگر مضمون پڑھتے ہوئے بیٹی نے باپ سے یا بہن نے بھائی سے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ کے بارے جاننا چاہا تو وہ کیا جواب دے گا۔" میں بہت شرمندہ ہوا معافی مانگی اور ان کے اخبار میں بلا معاوضہ کام کرنے کی درخواست کی تاکہ ان کے ساتھ رہ کر صحافتی آداب سیکھ سکوں۔ [اختصار تحریر حسبِ توفیق از توفیق بٹ]

نوائے وقت کے کسی سب ایڈیٹر نے واقعہ سنایا کہ آج سے کئی سال قبل خبر آئی کہ کسی باپ نے بیٹی کے ساتھ منہ کالا کیا ہے۔ بڑی دیر تک غور ہوتا رہا کہ خبر دی جائے یا نہ دی جائے بالآخر یہ طے پایا کہ یہ خبر نہ دی جائے، خبر نہ دینے سے معاشرے کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا لیکن خبر شائع ہو جانے سے لوگ اس جرم پر دلیر ہو جائیں گے۔ کاش! آج کے ایڈیٹر صاحبان بھی اپنی روایات کو آگے بڑھانے والے ہوتے تو معاشرہ جس غلاظت میں دن بدن اٹا چلا جا رہا ہے اس سے محفوظ رہتا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا تباشروا المرأة المرأة فتنعتها لزوجها كانه ينظر اليها.

"کوئی عورت کسی عورت سے اس طرح نہ ملے کہ وہ اس کی کیفیت اپنے شوہر سے اس طرح بیان کرے گویا کہ وہ خود اس کو دیکھ رہا ہے۔"

[بخاری، کتاب النکاح، باب لا تباشرو المرأة المرأة فتنعها لزوجها، رقم ٥٢٤٠ – جامع ترمذی، باب ما جاء فی مباشرة المرأة المرأة]

رسول اللہ ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان من اشر الناس عند الله منزلة الرجل يفضى الى امرأته و تفضى اليه ثم ينشر سرها۔

''اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ شخص بدترین ہے کہ وہ اور اس کی بیوی یک جا ہوں اور پھر وہ اس کا راز کھول دے۔'' [مسلم، كتاب النكاح، باب تحريم افشاء سر المرأة: ١٤٣٧]

اس سے پتا چلتا ہے کہ ازدواجی اور صنفی حوالے سے جتنے بھی مرد وعورت سے متعلقہ امور ہیں ان کا تعلق بات چیت سے ہو، جسمانی حرکات سے ہو، چاہے نظر اور لمس سے ہو، ان سب کا تذکرہ گفتگو یا تحریر میں کرنا درست نہیں اِلّا یہ کہ حقیقی ضرورت موجود ہو۔ نیز یہ تذکرہ نہ تو تمثیل، ڈرامے، کہانی یا افسانے میں درست ہے، نہ ہی گفتگو اور خط و کتابت میں۔

عمر رضی اللہ عنہ کے دورِ خلافت میں نعمان بن عدی میسان کے گورنر تھے۔ انہوں نے اپنی بیوی کو خط لکھا جس میں وہاں کی راحتیں اور لطف اشعار میں لکھے۔ شعریت میں وہاں کے شراب اور خوش نما پیالوں کا ذکر کیا۔ عمر رضی اللہ عنہ کو پتا چلا تو آپ نے اس پر نعمان بن عدی کو سرزنش کی۔ انہوں نے معذرت کی اور کہا کہ میں نے یہ بات اپنی بیوی کو لکھی تھی۔ نیز میرا مقصد شراب کی ترغیب دینا نہیں تھا۔ صرف شاعرانہ کنایہ تھا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس شاعرانہ کنایہ پر بھی انہیں ٹوکا اور آئندہ شراب کے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تذکرے پر مشتمل اشعار سے روک دیا۔

اس واقعے سے پتا چلتا ہے کہ صحابہ کرام اپنی بیوی کو بھی خط لکھتے ہوئے کسی حرام چیز کا تذکرہ اس انداز میں کرنا پسند نہیں کرتے تھے جس سے اس حرام چیز کی تحسین کی طرف اشارہ ملتا ہو۔ کسی حرام امر کی ترویج یا تشہیر میں جو شخص بھی حصہ لے وہ قابلِ سزا ہے، جس کا پتا اس حدیث سے چلتا ہے جس میں شراب جو حرام ہے، سے متعلق دس اشخاص پر لعنت کی گئی ہے۔

لعن الله والخمرو شاربها، وساقيها، ومتباعها، وبائعها، وعاصرها، ومعتصرها، وحاملها، والمحمولة اليه۔

"لعنت کی اللہ تعالیٰ نے شراب پر، شراب پینے والے پر، پلانے والے پر، بیچنے والے پر، خریدنے والے پر، نچوڑنے والے پر، جس کے لیے نچوڑی گئی ہو اس پر، اٹھانے والے پر، جس کی طرف اٹھا کر شراب لائی جا رہی ہو اس پر۔" ابن ماجہ میں یہ اضافہ بھی ہے وَآكِلَ ثمنِها (اور اس کی قیمت کھانے والے پر بھی لعنت کی ہے۔)

اسی قاعدے کو سامنے رکھتے ہوئے تحریر میں اشاعت فحش میں حصہ دار لوگ حیا باختگی کی زد میں آتے ہیں، ہمارے اسلاف نے تو اس کا حد سے زیادہ خیال اور احتیاط رکھی کیونکہ حکم ربی ہے کہ:

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿لَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ﴾

"بے حیائی کے قریب بھی مت ٹپکو چاہے وہ ظاہر ہو چاہے چھپی ہوئی۔"

احتیاط کا یہ عالم تھا کہ علمائے سلف کاغذ کے تاجروں کے لیے مصاحف کی نقل اور علمی کتابوں کی کتابت واشاعت کے اہم ذریعہ ورافت کو بہترین پیشہ قرار دیتے اور اوراق پر اس نعمت کی قدر رہی یہ بتائی کہ وہ طلبہ اور اہل علم کے ساتھ نرمی کریں اور جن کے متعلق علم ہو کہ وہ کاغذ علمی کتب لکھنے کے لیے خریدتے ہیں انہیں ترجیح دیں اصحاب ھویٰ اور خرافات لکھنے والوں کو کاغذ فروخت نہ کریں۔

[سبکی، معید النعم لمبید النقم تحقیق محمد علی نجار]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربِّ کریم کی عائد کردہ سنسر شپ

ربِّ کریم پوری کائنات کا خالق ہے۔اس نے اس کائنات کے زرخیز اور ذہین عقل و دماغ کی مخلوق کو جہاں علم قلم کے ساتھ سکھایا ہے وہاں اس پر کچھ پابندیاں بھی عائد کی ہیں تاکہ اس انسان کا قلم یا گفتگو غیر اخلاقی الفاظ یا خیالات کی تشہیر کا ارتکاب نہ کرنے پائے۔گزشتہ سطور میں جو کچھ حفظِ حیا کے حوالے سے بیان کیا گیا اسے مدِ نظر رکھتے ہوئے کسی قلم کار کے لیے تحریر میں مندرجہ ذیل چیزوں کی گنجائش نہیں ہے:

☆ گفتگو یا تحریر میں کسی مرد یا عورت کا پر کشش حلیہ اور خوب صورت خدو خال کا اس طرح نقشہ کھینچنا کہ پوری تصویر سامنے آجائے۔

☆ تحریر میں کسی مرد یا عورت کے ناز و ادا، حرکات خصوصاً ہیجان انگیز حرکات کا ذکر کرنا۔

☆ کسی جرم کی خبر شائع کرنا۔

☆ تحریر میں جرم کو اس انداز سے پیش کرنا گویا کہ یہ جرم اور اس کا کرنے والا

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں ہی دنیوی لحاظ سے کامیاب یا معزز محسوس ہوں۔

☆ ایسے الفاظ کا بلا ضرورت استعمال جنہیں پڑھ کر ذہن مرد و عورت کے کسی خصوصی تعلق کی طرف چلا جائے۔

☆ بچوں کی ولادت سے متعلق امور یا مرد اور عورت کی خصوصی بیماریوں کا بلا ضرورت تذکرہ۔

☆ مردوں اور عورتوں کی تصاویر شائع کرنا۔

☆ بدکار اور بدنام لوگوں کے پیشے اور مصروفیات سے متعلق مواد شائع کرنا۔

☆ غیر اسلامی تقریبات کو نمایاں کرنا، مسلمان ممالک اگر غیر اسلامی دن، جشن یا تقریب منائیں تو اس کی خبر دینا یا پرکشش عکاسی کرنا۔

☆ مرد اور عورت کے حسن میں اضافہ کرنے والی دواؤں اور علاج گاہوں کے اشتہارات شائع کرنا۔

☆ کسی کے نکاح، ولیمہ و طلاق کی تصویر کشی کرنا

☆ اللہ نے جو کام حرام اور ممنوع قرار دیئے ہیں ان کا ذکر ایسے کرنا جیسے یہ بہت اچھے ہوں اور ان میں واقعی انسان کا فائدہ ہو۔

کسی مسلمان سربراہ مملکت یا وزیر مملکت کا یہ بنیادی فریضہ ہے کہ وہ ربِّ کریم کے عائد کردہ سنسر شپ کے اصولوں کی پابندی کروائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنی فکر انگیز اور الم انگیز صورتِ حال ہے کہ اگر دنیا کی کوئی حکومت کسی کتاب، اخبار، رسالے، دوا، پیشے پر پابندی عائد کرے تو اسے اس کا حق حاصل ہو، جب کوئی شخص حکومت کے خلاف سرگرمیوں میں حصہ لے تو اس کی سزا دینے، گرفتار کرنے یا قتل کر دینے کے قوانین موجود ہوں لیکن اگر کوئی شخص رب العالمین کے احکامات کی خلاف ورزی کرے تو اس پر کوئی قدغن عائد نہ کی جائے اور یہ کہہ کر اسے کھلی چھٹی دے دی جائے کہ آزادیِ تحریر و تقریر اس شخص کا بنیادی حق ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استثنائی صورتیں

بعض مواقع ایسے ہیں کہ ان میں سوائے کھلم کھلا الفاظ کے واقعے یا مسئلے کی نوعیت ہی سمجھ میں نہیں آ سکتی، لہٰذا ایسے امور میں اسلام کھلے الفاظ کے استعمال کی اجازت دیتا ہے ان میں سے چند ایک مواقع مندرجہ ذیل ہیں۔

تعلیمی ضرورت:

تعلیم دیتے ہوئے ہر قسم کے مسائل سمجھانا بنیادی ضرورت ہے اور خود رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو ان امور کی بھی تعلیم اور تہذیب سکھائی ہے جن کا تعلق حیا دارانہ امور سے ہے۔

قرآن حکیم کا ترجمہ اور تفسیر کراتے ہوئی احادیث کے ابواب الطہارۃ کی تدریس اور فقہی کتب پڑھاتے ہوئے یہ ایک ناگزیر ضرورت ہے۔

استاد کو چاہیے کہ طلبہ کی ذہنی سطح کو سامنے رکھتے ہوئے اشارے کنائے سے ہی بات یا مسئلہ کی وضاحت کرے۔ البتہ جہاں مناسب سمجھے وہاں تشریح بھی واضح کر دے تاکہ طالب علم کا علم ادھورا نہ رہے اور دوسروں کو پڑھاتے ہوئے یا خود عمل

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے کسی غلطی کا مرتکب نہ ہو۔

اگر طلبہ اتنے چھوٹے ہیں کہ انہیں اس قسم کے معاملات سمجھانا قبل از وقت ہے تو ان کو پہلے دوسرے ابواب پڑھائے جائیں اور آخر میں اس قسم کے ابواب کو پڑھایا جائے۔

یاد رہے کہ جب بچہ بالغ ہوجاتا ہے (لڑکی عموماً گیارہ سال سے تیرہ سال تک اور لڑکا پندرہ سے سترہ سال کی عمر تک بالغ ہوجاتا ہے) تو اسے ان امور کی تعلیم دینا ضروری ہے تاکہ وہ غلط فہمی یا غلط کاری کا مرتکب نہ ہو۔

دورِ حاضر میں جوانی اور اس سے متعلقہ امور میں بہت سی تفریط وافراط پر مبنی تصورات اور افعال مغرب مادر پدر تہذیب نے عام کر دیئے ہیں اور بچہ بچہ ان سے واقف ہے لہٰذا مناسب اور مؤثر طریقے سے مغرب کی بے حجابانہ تہذیب اور تصورات کا رد کرنا ضروری ہے اور اس رد کے لیے بھی کھلے الفاظ سے سابقہ پیش آنا ناگزیر ہے۔

علاج کی غرض سے:

انسانی جسم ہمیشہ اعتدال پر نہیں رہتا، اسے کوئی نہ کوئی مرض لاحق رہتا ہی ہے۔ جن میں مخصوص عوارض بھی شامل ہیں۔ علاج کی غرض سے معالج کو جب تک کھول کر بات یا مرض نہ بتایا جائے درست تشخیص ہی نہیں ہوسکتی۔ ایسے میں سب سے

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہتر تو یہ ہے کہ تفصیلاً لکھ کر معالج کو بتا دیا جائے، اگر ایسا ممکن نہ ہو یا پھر بھی ضرورت متقاضی ہو تو شرعاً بیماری کی تفصیل بتانے میں کوئی حرج نہیں۔ اس میں کسی مناسب شخص کو واسطہ بھی بنایا جا سکتا ہے مثلاً اگر عورت مریضہ ہے اور معالج مرد ہے تو عورت اپنے خاوند کے ذریعے ڈاکٹر کو اپنی بیماری کی صورتِ حال سے آگاہ کر سکتی ہے۔ البتہ اگر مریضہ بھی عورت ہے اور معالج بھی عورت تو ایسے میں مرض بتانے میں کچھ سہولت رہتی ہے۔ کوشش بھی یہی ہونی چاہیے کہ اگر عورت معالج دستیاب ہو تو اسی سے رجوع کیا جائے۔

عدالتی کارروائی:

عدالتی کارروائی ایک ایسی ضرورت ہے جہاں من وعن الفاظ اور جو صورت حال پیش آئی ہو من وعن بیان کرنا پڑتی ہے اور بیان کرنا بھی چاہیے۔ جج یا قاضی صحیح فیصلے تک تبھی پہنچ سکتا ہے جب کہ جزئیات تک اس کے سامنے پیش کر دی جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ جج یا قاضی کو یہ اختیار بھی حاصل ہے کہ وہ مرد ہو یا عورت، پوری طرح ان سے سوال و جواب کر کے معاملے کی تہہ تک پہنچنے کے لیے معلومات حاصل کرے۔ خود رسول اللہ ﷺ تک جب ایسے مقدمات پیش آئے تو آپ ﷺ نے واقعے کے ایک ایک جز کے بارے میں تفصیل سے پوچھا۔

[دیکھئے احادیث میں عنوان: کتاب الحدود]

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفظ حیا کے بارے مزید جاننے کے لیے ہماری مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کیجیے:

☆ غضِ بصر اور مرد حضرات

☆ حفظِ حیا اور محرم رشتہ دار

☆ حفظِ حیا اور کنواری لڑکیاں

☆ حفظِ حیا اور ازدواجی تعلقات

☆☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی معاشرت
کے اہم انفرادی پہلو

☆ انسان کا مقصد حیات اللہ کی عبادت واطاعت ہے۔لہذا ہر لمحے اس کی عبادت واطاعت کے تقاضے......اطاعت رسول ﷺ کی حدود میں رہ کر کرنا۔

☆ خاتم النبیین ﷺ کی اطاعت اور محبت کو ہر شعبہ زندگی میں ملحوظ رکھنا۔

☆ اولاد کو اللہ کی خاص نعمت سمجھ کر......اسلامی اقدار وآداب کے تحت اس کی پرورش کرنا۔

☆ بلوغ کی عمر کو پہنچتے ہی فوراً نکاح کا اہتمام کرنا۔

☆ انتخاب زوج کی تلاش میں تقویٰ کو ترجیح دینا۔

☆ طویل منگنی کی بجائے نکاح اور رخصتی کرنا۔

☆ اشیائے ضرورت میں نبوی معیار کو نمونہ بنانا......زائد ملے تو اللہ تعالیٰ کی حدود میں رہ کر خرچ کرنا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے حکم استیذان پر عمل کرنا۔

☆ ستر وحجاب......اور غض بصر کی پابندی کرنا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ حقوق لینے کی بجائے دوسروں کے حقوق ادا کرنے میں کوشاں رہنا۔

☆ مرد کا منصب قوام کے تقاضے ...... کفالت بہ کسب حلال ...... حفاظت اوامر ونواہی ...... اور امارت وخلافت کا علم حاصل کرنا ...... اور ممکنہ حد تک اسے بروئے کار لانا......

☆ خواتین کا احترام اور وقار برقرار رکھنا۔

☆ عورت کا گھر میں ٹک کر اطاعت قوام (شریعت کی حدود میں رہ کر) کرنا اور نگرانی اطفال کی ذمہ داریاں نبھانا۔

☆ دنیا کی دیگر اقوام کی مسرفانہ زندگی اور تعیش کے بجائے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طرز حیات کی پیروی کرنا۔

☆ رفاہ دنیا کے بجائے فلاح آخرت میں ڈوبے رہنا۔

☆☆☆

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست کتب

وسیع الصفات اللہ (محمد مسعود عبدہ)

لفظ خدا کا استعمال کیوں نہیں	15
بسم اللہ دعا و دوا شفا	26
زندہ کا مردہ کے لیے ہدیہ اور قرآن خوانی	27
ہجرت کی راہیں قدم بہ قدم منزل بہ منزل	
علیم وخبیر کے نام خطوط	100
مدینہ منورہ اسماء اور فضائل	75
شہادت گہ الفت میں	65
ابن حزم	20
مضامین مسعود	
لاشوں پر رقص (مضامین، انشائیے، کہانیاں) مریم خنساء	120
مسلمانوں کا فکری اغوا	
نصابی صلیبیں	32
طاؤس ورباب	45
لواء الجہاد	30
والفجر	16
ٹی وی گھر میں کیوں؟	25
نام اور القاب قرآن وسنت کی روشنی میں	60
تصویر ایک فتنہ	15
غیر مسلموں کی کمپنیاں اور ہم	40
پتنگ بازی موسمی تہوار یا	15
شب برات	8
ویلنٹائن ڈے	10
کرکٹ	15
اپریل فول	8
مدح منزل (نعتیہ کلام)	140
ایمان کی ادنیٰ شاخ	15
حدود کی حکمت، نفاذ اور تقاضے، قتل غیرت	30
مشکوک اشیاء سے پرہیز	25
لواء الجہاد (منظومات)	75
دعا اذکار اور انگلیاں	16

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاشرتی موضوعات

بیوہ کی عدت	15
نسوانی بال اور ان کی آرائش	30
صنف مخالف کی مشابہت	15
اشیائے ضرورت کا معیار	30
منگنی اور منگیتر	17
غض بصر اور مرد حضرات	30
رشتے کیوں نہیں ملتے	25
بری اور بارات	15
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق	25
دیور اور بہنوئی	16
عورت اور میکہ	15
ساس اور بہو	15
سوتیلی ماں اور اولاد	15
عورت وفات سے غسل و تکفین تک	12
مسائل طہارت اور خواتین	20
ستر و حجاب اور خواتین	22
نکاح کوئیز	25
صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو	40
تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ	15
چند آیات کی تفسیر اور اعمال صحابہ رضی اللہ عنہم	27
حفظ حیا اور محرم رشتہ دار	25
شب معراج اور رجب کے کونڈے	12
پردہ اور خاندان	20

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں	24
خطوط مسعود (حصہ اول)	75
سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بحیثیت زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	12
خطوط مریم	140
ایمان کی ادنیٰ شاخ	15

بچوں کے لئے

ممتا کے بول (لوریاں)	30
اسوہ رسول اور کمسن بچے (ترمیم شدہ ایڈیشن)	100
ننھے حارث کا خواب	15
حروف کے درمیان مقابلہ بیت بازی	15
پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ردیف صحابہ (ساتھ سوار ہونے والے)	12
چوزہ کہانی	15
تاج پوشی	15
تین حروف	9
اور شطو نگڑا ہار گیا	15
شہادتین......توحید ورسالت	15
پورا تول	15
وہ چاول تھے	22
دو خط	14
رحمۃ اللعالمین کی جانوروں پر شفقت	12
اوں ہوں......! (بچوں کے لئے کہانیاں)	12
بچے اور کھیل	24
شاہی قبا	65

محکم دلائل و براہین سے مزین، متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خواتین کے لیے تربیتی کتب

بیوہ کی عدت	15
صنف مخالف کی مشابہت	18
منگنی اور منگیتر	18
رشتے کیوں نہیں ملتے	27
بہو اور داماد پر سسرال کے حقوق	25
عورت اور میکہ	24
سوتیلی ماں اور اولاد	15
مسائل طہارت اور خواتین	20
نکاح کوئیز	25
تقسیم وراثت اور ہمارا معاشرہ	15
محرم مرد اور ان کی ذمہ داریاں	24
خطوطِ مسعود (اہلیہ کے نام)	100
اعتکاف اور خواتین	15
حفظ حیا اور محرم رشتہ دار	25
پردہ اور خاندان	25
شادیوں کی رسومات، دعوتیں اور ان میں شرکت	25
بیویوں کے درمیان عدل	30
عورت کا لباس	45
نسوانی بال اور ان کی آرائش	30
اشیائے ضرورت کا معیار	30
غض بصر اور مرد حضرات	30
بری اور برات	20
دیور اور بہنوئی	18
ساس اور بہو	15
عورت وفات سے غسل و تکفین تک	12
ستر وحجاب اور خواتین	25
صلہ رحمی اور اس کے عملی پہلو	40
چند آیات کی تفسیر اور اعمال صحابہ رضی اللہ عنہم	27
مکاتیب مریم (مریم خنساء کے لکھے ہوئے خطوط)	160
سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا بحیثیت زوجۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم	15
حفظ حیا اور کنواری لڑکیاں	25
مہر: بیوی کا اولین حق	23
مطلقہ خواتین اور ان کے مسائل	15
عورت اور بازار	18
حج میں چہرے کا پردہ	10

مشربہ علم وحکمت

0300-4270553

ندیم ٹاؤن ڈاکخانہ اعوان ٹاؤن لاہور